نظارت اشاعت ربوہ

CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

295

منگل 26 دسمبر 2000ء 29 رمضان 1421 ہجری - 26 فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 295

رمضان- گناہوں کا کفارہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں بشرطیکہ انسان کبائر سے بچے

(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت ﷺ آخری عشرے کی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاتے

خاتمہ بالخیر کی قرآنی دعا اللہ کے نیک بندوں کے لئے خوشخبری کا رنگ رکھتی ہے

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے یہ دعا پہلے گزرنے والوں اور آئندہ آنے والوں کے لئے بھی کرنے کی تلقین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 دسمبر 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 22 دسمبر 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں لیلۃ القدر کی اہمیت بیان فرمائی اور خاتمہ بالخیر کی دعا بیان فرمائی- حضور کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی دیگر زبانوں میں اس کارواں ترجمہ نشر کیا گیا- حضور نے قریباً 15 منٹ خطبہ ارشاد فرمایا-

حضور ایدہ اللہ نے سورہ قدر کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت بیان فرمائی- اس ضمن میں احادیث بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس جمعۃ الوداع کے روز بعض ایسے لوگ بھی آجاتے ہیں جنہوں نے ساری عمر نماز نہیں پڑھی ہوتی- وہ اس جمعہ کی غیر معمولی اہمیت سمجھ کر اس میں آجاتے ہیں حالانکہ نیکیاں مسلسل اختیار کرتے رہنا ہی ضروری ہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ آخری عشرے میں عبادت کی اتنی کوشش فرماتے جو اس کے سوا دیکھنے میں نہ آتی تھی آنحضرت ﷺ کثرت سے صدقات ادا فرماتے گویا کہ صدقات کی مثال تیز جھکڑ سے دی جاسکتی ہے- آپ آخری عشرے میں کمر ہمت کس لیتے- راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو بھی بیدار کرتے- حضور ایدہ اللہ نے ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر پاؤ تو یہ دعا کرو اے خدا تو بخشنے والا ہے اور بخشنے والے کو پسند کرتا ہے- اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان فرمایا کہ لیلۃ القدر سے مراد وہ زمانہ ہے جب ہر طرف ظلمت اور تاریکی پھیل جاتی ہے خدا کی رحمت یہ تقاضا کرتی ہے کہ روشنی نمودار ہو- تب اللہ فرشتوں کو نازل کرتا ہے- اور اس طرح سے دنیا میں سلامتی کی راہیں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ دین کمال کو نہ پہنچ جائے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب میں قرآن کریم کی ایک خوشخبری بیان کرتا ہوں جس کو میں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے- یہ انجام بخیر کی بھی دعا ہے- کسی کی بیوی پہلے مر جاتی ہے کسی کا خاوند پہلے مر جاتا ہے- بعض بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں- وہ دعا قرآن کی یہ آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ- جس سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوا- میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دعا اللہ کے نیک بندوں کے لئے خوشخبری کا رنگ رکھتی ہے کہ جب ان کی روح ان کے جسم سے جدا ہوگی تو اللہ ان سے اس طرح خطاب فرمائے گا- اور وہ وہی ہوگا جس پر اللہ اپنا فضل نازل فرمائے گا- اس لئے یہ دعا ضرور کرنا چاہئے- حضور نے فرمایا پہلے گزرنے والوں کے لئے بھی اور آئندہ آنے والوں کے لئے بھی یہی دعا کیا کریں حضور نے اپنا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس عاجز کے لئے بھی یہی دعا کریں-

خطبہ کے اختتام پر حضور نے امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا- امام صاحب! میں نماز پڑھاؤں گا- آپ میرے ساتھ کھڑے ہو جائیں-

حضور انور کا خطبہ عید الفطر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الفطر 27 دسمبر 2000ء بروز بدھ پاکستانی وقت کے مطابق شام ساڑھے چھ بجے ایم ٹی اے پر نشر کیا جائے گا- اسی دن ساڑھے آٹھ بجے رات کو دوبارہ نشر کیا جائے گا- احباب خطبہ کے اوقات نوٹ فرمالیں اور زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں-

ایام عید کے خاص پروگرام

احمدیہ ٹیلی ویژن مورخہ 26`27`28 دسمبر 2000ء کو عید الفطر کے حوالے سے خصوصی نشریات کا اہتمام کر رہا ہے- جس میں عید کی تقریبات بچوں کے لئے رنگا رنگ پروگرامز، نئے دستاویزی پروگرامز اور ان کے علاوہ ایسے دلچسپ اور معلوماتی پروگرام جو اس سے پہلے آپ نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ملاحظہ نہیں فرمائے- اس لئے ایام عید میں خصوصی طور پر ان نشریات سے استفادہ فرمائیں- (نظارت اشاعت)

دین اور دنیا بھی سنور جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں-

"جو بھی اس تحریک کے نتیجے میں مالی قربانی کریں گے ان کا بھلا ہوگا- اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام بہبود اس بات سے وابستہ ہو جائے گی کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں- دین بھی سنور جائے گا اور دنیا بھی سنور جائے گی- (خطبہ جمعہ فرمودہ 22- مئی 98ء)

وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں آپ اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کر کے اپنے نام کی ... سے مستحق بنیں- (ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: صفدر نذیر گولیکی صاحب

عید کا مفہوم اور اس کی حقیقت حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں

جس نے رمضان میں خدا کی عبادت کی اور اس سے صلح کی وہ عید کا حقدار ہے

حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو تو دین کی ترقی کے لئے پوری سعی کرو

ایک فطری تقاضا

تمام قوموں میں بعض دن عید کے سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں لوگ اکٹھے ہو کر خوشیاں مناتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ قوم کے مختلف افراد آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر وہ کوفت اور تکان جو گزشتہ محنت کے دنوں میں ان کے جسموں پر وارد ہوئی ہے دور کریں۔ اور اس خوشی کے ذریعہ اپنے رنجوں اور دکھوں کو دور کر کے تازہ دم ہو جائیں کیونکہ انسانی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ اس کے لئے بعض دفعہ بناوٹ کا رنج رنج ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بناوٹ کی خوشی اصل خوشی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر ذرا غمگین چہرہ بنایا جائے۔ تو فوراً طبیعت میں بھی غم آجاتا ہے۔ اور اگر ذرا خوشی کا چہرہ بنایا جائے تو باوجود رنج اور غم کے انسان ہنسنے لگ جاتا ہے۔ اور اس طرح بہت کچھ غم کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے عیدین اور خوشی کے دن لوگوں کی خوشیوں اور غموں پر بہت کچھ اثر ڈالتے ہیں۔ اور لوگ ان کے ذریعہ اپنی مصیبتوں کو کم کرتے ہیں۔ اسی لئے ہر قوم اور ہر ملک میں عید کا رواج ہے۔ حتیٰ کہ افریقہ کے حبشی جن کا کسی مہذب ملک سے تعلق نہ تھا۔ ان کی نسبت بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کے خاص تیوہار تھے۔ جن میں وہ خوشیاں کیا کرتے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ عید منانا ایک فطرتی تقاضا ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص ۹۱)

خوشی اور زمہ داری

قرآن کریم جیسی پاک کتاب اور نبی کریم ﷺ جیسا پاک انسان اس سے استنباط کرنے والا۔ آپؐ نے ایک عید کا دن بنایا۔ لوگ تو خوشیوں میں اپنے فرضوں کو بھول کر شریعت کے احکام توڑتے ہیں۔ آپؐ نے بجائے پانچ کے اس دن چھ نمازیں مقرر فرمائیں۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ لوگ اس خوشی میں متوالے ہو کر شریعت کے احکام کو توڑیں۔ اور مورد عذاب بنیں۔ بعض قوموں کو اللہ تعالیٰ نے انعام دیئے اور خوشی دی۔ انہوں نے کفر کیا اور ان کو عذاب ملا۔ تو عید بیشک خوشی اور راحت کی چیز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ خوشی کا دن ہے۔ یہ کیوں خوشی کا دن ہے۔ یہ ایک الگ سوال ہے اور لمبا مضمون ہے۔ غرض یہ دن خوشی کے ہیں۔ خوشیوں میں لوگ فرائض کو بھول جایا کرتے ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ خوشیوں میں ذمہ داریاں بڑھ جایا کرتی ہیں۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 8)

عیدوں میں فرق

(دین) کی عیدوں اور دوسرے مذاہب کی عیدوں میں ایک بڑا فرق ہے۔ دوسرے مذاہب نے تو یہ مد نظر رکھا ہے کہ انسان کی امنگیں اور خواہشیں کیا چاہتی ہیں۔ مگر اس بات کو مد نظر نہیں رکھا۔ کہ ان امنگوں کو نیکی اور بھلائی کی طرف پھیرنے کے لئے کونسی بات کی ضرورت ہے۔ (دین) نے اس بات کا بھی خوب خیال رکھا ہے (دین) کی عیدوں اور دوسرے مذاہب کی عیدوں میں اسی طرح کا فرق ہے۔

ان کی عیدیں کیا ہوتی ہیں۔ یہ کہ خوب ناچ گانا ہو فحش اور گندے گیت گائے جائیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ہوں خرید و فروخت کے سامان ہوں۔

لیکن (دین) کی عید یہ ہے کہ آؤ بھئی آج بڑی خوشی کا دن ہے۔ ہر روز پانچ نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ آج چھ پڑھیں۔ خوشی تو یہ ہوئی کہ کہا۔ کپڑے بدلو۔ عطر لگاؤ۔ اچھے کھانے پکاؤ اور کھاؤ کیوں؟ اس لئے کہ آج تمہیں خدا کی عبادت کرنے کا پہلے سے زیادہ موقع ملا ہے۔ یہی عید ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ مومن کی عید یہ ہوتی ہے کہ اللہ اس پر خوش ہو جائے اور جوں جوں مومن کو اللہ کے قرب کی راہ ملتی ہے۔ اتنی ہی اس کے لئے عید ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ ہماری دونوں عیدیں بلکہ تینوں عیدیں خدا تعالیٰ نے ایسی ہی رکھی ہیں۔ جن میں عام دنوں کی نسبت عبادت میں کچھ زیادتی کر دی ہے۔ دو عیدیں تو وہ ہیں جو ہمارے ملک میں چھوٹی اور بڑی کے نام سے موسوم ہیں۔ معلوم نہیں چھوٹی اور بڑی کا فرق کس خر دبین سے دیکھا گیا ہے۔ تیسری جمعہ کی عید ہے۔ جمعہ کے دن ایک خطبہ رکھ دیا ہے۔ اور اس طرح نماز کو بڑھا دیا ہے۔ گو فرض چار رکعت کی بجائے دو کر دیئے ہیں لیکن خطبہ اور دو رکعت کا وقت ملا کر چار رکعت سے بڑھ جاتا ہے۔ یہ دو عیدیں جو سال میں آتی ہیں۔ ان میں سے ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد آتی ہے۔ اور دوسری عید وہ ہے جو ایام حج کے بعد آتی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ مومن کی عیدیں اس وقت ہوتی ہیں۔ جب کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے سامان پیدا کر لے۔

خدا تعالیٰ نے سال میں دو عیدیں رکھ کر گویا نمونہ بتایا ہے۔ دنیاوی گورنمنٹیں بھی نمائشیں کرتی ہیں۔ جن سے ان کی یہ غرض ہوتی ہے کہ لوگوں کو مختلف اقسام کے مال اسباب دکھائے جائیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کی جائے۔ عیدیں آسمانی بادشاہت کی نمائشیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نمونہ بتا کر(-) اس طرف راہنمائی کی ہے کہ اگر تم چاہو تو ہر روز عید کر لو۔ اس لئے مومن کی ہر روز ہی عید ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے اور اگر گنا جائے تو سینکڑوں تک نوبت پہنچتی ہے۔ کہیں صریحاً اور کہیں کنایۃً کہ مومن کی جنت اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ تو عیدیں نمائش ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ نے یہ دکھایا ہے۔ کہ اگر تم خوشی کے دن لینا چاہتے ہو۔ تو اس کا یہی طریق ہے کہ خدا کو راضی کر لو۔ اور جب خدا راضی ہو گیا۔ تو پھر ہر روز عید ہی عید ہے۔ پس عیدیں اس بات کا نمونہ ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے قرب کے راستے تلاش کرے۔ اور جب کسی نے خدا کو راضی کر لیا۔ تو جتنا بھی وہ خوش ہو اور فخر کرے بجا ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص ۱۱-12)

خدا کو راضی کر لو

تمہارے لئے عیدین خوشی حاصل کرنے کے لئے نمائش کے طور پر ہیں۔ تا خدا کو راضی کر لو۔ اور تمہارے لئے ہر وقت عید ہو۔ چنانچہ دیکھو صحابہ کرامؓ نے خدا کو راضی کیا۔ ان کے لئے کیسی عیدیں ہوئیں۔

صحابہ وہ لوگ تھے۔ جنہیں دو وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا تھا اور جنہیں ملتا تھا۔ وہ وہ لوگ تھے جو جو کا آٹا کھاتے اور وہ بھی چھنا ہوا نہیں ہوتا تھا۔ اب اگر کسی کو جو کی روٹی دی جائے۔ تو ناراض ہو جائے۔ مگر ان کی یہ حالت تھی کہ جو کا آٹا کھاتے اور بے چھنا کھاتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا آپؐ کے زمانہ میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اس طرح کیا جاتا تھا کہ پتھر پر جو رکھ کر کوٹ لئے جاتے تھے اور پھونک کر صاف کر لیتے۔ اور روٹی پکا لیتے تھے۔ لیکن انہی لوگوں کو خدا تعالیٰ نے وہ ترقیاں دیں۔ اور وہ عید کے دن دکھائے کہ دنیا میں نہ کسی نے دیکھے اور نہ دیکھے گا۔ جس جس طرف جاتے کامیابی اور فتح پہلے ہی تیار رہتی۔ لاکھوں انسان مقابلہ کے لئے آتے۔ مگر صحابہؓ پہاڑ کی طرح کھڑے رہتے۔ اور جس کسی نے اس سے سر مارا خود پاش پاش ہو گیا۔ قیصر و کسریٰ ٹڈی دل لشکر کے ساتھ آئے۔ مگر جس طرح ایک بوسیدہ کپڑا پارہ پارہ ہو جاتا ہے اسی طرح ان کے لشکروں کا حال ہوا۔ اور وہ زبردست ستون جو آنحضرت ﷺ نے گاڑا تھا۔ اسے کوئی نہ ہلا سکا۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 14)

دل کی خوشی

عید جو ہوا کرتی ہے۔ دل کی خوشی ہوتی ہے یہ جو بناوٹی عیدیں ہیں۔ گو ایک حد تک فائدہ دیتی ہیں مگر عید وہی ہے جو دل کی خوشی کی ہو۔ اور دل کی خوشی اطمینان قلب کے بغیر حاصل نہیں ہو

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتی۔ اور دل کا اطمینان سوائے اس کے نہیں ہو سکتا کہ خوف نہ ہو۔ اور خوف سے اس وقت تک انسان محفوظ نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایسا پہرہ دار ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ پہرہ دار خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے حقیقی عید یہی ہے کہ انسان کو یقین ہو جائے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے۔ یہ عیدیں نمائش اور نمونہ کے طور پر ہیں۔ ان سے وہ سچی عید حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جو کسی وقت انسان سے جدا نہیں ہوتی۔ نہ دن کو نہ رات کو نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے۔ جس کو عید نصیب ہو جائے اس کی نسبت سچے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ۔

ہر روز روز عید است و ہر شب شب برات

ایسے انسان کی حالت ہر وقت خوشی۔ یقین اور اطمینان کی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے بھی یہی سچی عید ہے۔ پہلوں کے لئے بھی یہی تھی۔ اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی یہی ہو گی۔ خدا تعالیٰ ہمارے لئے پہلوں کی طرح ہی کرے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دور کر دے۔ ورنہ جب تک وہ حقیقی عید نہ آئے یہ عیدیں اسی طرح کی ہیں۔ جس طرح کسی بیمار کو عارضی طور پر آرام دینے کے لئے کوکین دی جائے۔ کیونکہ حقیقی خوشی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ حقیقی رنج دور ہو۔ اور یہ دور ہو نہیں سکتا۔ جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے۔ کہ خدا میرے ساتھ ہے۔

خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں، دکھوں، لڑائی، جھگڑوں اور فسادوں کو دور کر کے حقیقی عید کرائے تا ہمارے لئے ہر وقت عید ہو۔ اور وہ غم جو خوشی کو دور اور کمروں کو چور کر دینے والے ہیں ان کو دفع کر کے ہمارے لئے ہر گھڑی عید سچی راحت اور آرام مہیا کر دے۔ آمین۔

(خطبات محمود جلد۱ ص15)

خوشی کا اجتماع

عید یعنی خوشی کا دن۔ چونکہ خوشی کے دن کی نسبت سب انسان یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ بار بار آئے۔ اس لئے اس کا نام عید رکھا گیا ہے۔ عید کیا چیز ہے۔ اور خوشی کسے کہتے ہیں۔ اس پر اگر غور کیا جائے۔ تو ایک ادنیٰ سے غور اور فکر سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ خوشی اصل میں اجتماع کا نام ہے۔ دنیا کی جس قدر بھی خوشیاں ہیں۔ وہ سب اجتماع سے پیدا ہوتی ہیں۔ بڑی سے بڑی خوشی شادی کی ہوتی ہے۔ لیکن وہ کیا ہے یہی کہ ایک عورت اور ایک مرد مل جاتے ہیں۔ اور ان کا اجتماع ہو جاتا ہے۔۔ پھر بچوں کے پیدا ہونے کی خوشی ہوتی ہے۔ وہاں بھی یہی ہوتا ہے کہ ایک نئی روح آ کر ان میں شامل ہو جاتی ہے۔ تو خوشی کا اصل یہ ہے کہ کوئی چیز جب باہر سے آ کر دوسری سے ملتی ہے تو اسے خوشی کہا جاتا ہے اور جب ایک چیز دوسری چیز سے جدا ہوتی ہے۔ تو اسے رنج کہتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بھی اجتماع ہوتے ہیں۔ وہ سب خوشیوں ہی کا موجب ہوتے ہیں اور خوشی کے اظہار کا طریق ہی یہی ہے کہ اجتماع ہو۔

(خطبات محمود جلد۱ ص17)

(دین) تو عین فطرت انسانی کے مطابق مذہب ہے۔ اگر تمام دنیا نے عید کا مسئلہ خلاف فطرت بنایا ہوتا۔ تو (دین) یہ رکھتا کہ خوشی کے وقت انسان ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جایا کریں۔ جنگلوں میں الگ الگ پھرا کریں۔ کسی جگہ اکٹھے نہ ہوں۔ مگر یہ نہیں رکھا۔ بلکہ یہی رکھا ہے کہ عید کے دن ایک مقام کے لوگوں کا جمع ہونا تو الگ رہا۔ ارد گرد کے لوگ بھی ایک جگہ جمع ہوا کریں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ اجتماع خوشی کا باعث ہوا کرتا ہے۔

(خطبات محمود جلد۱ ص18)

عظیم الشان خوشخبری

ہماری جماعت نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ وہ اس کام مین کوشش کرے گی۔ اور ان سب روحوں کو جو اپنے اندر رشد اور سعادت کا مادہ رکھتی ہیں۔ ایک جگہ پر جمع کر دے گی۔ پس تم لوگ اپنے اس فرض کو سمجھو۔ اور بڑی کوشش اور ہمت سے اس کام میں لگے رہو۔ دیکھو جب ایک جگہ ایک نقطۂ خیال کے چند آدمی جمع ہوتے ہیں تو کیسا سرور حاصل ہوتا ہے تو جس وقت وہ عظیم الشان اجتماع ہو گا جس کا کرنا تمہارے سپرد ہے۔ اس وقت تمہیں کیسی لذت حاصل ہو گی۔ تم خیال کرو۔ کہ جس وقت جو کلمہ تم پڑھتے ہو وہی کلمہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھا جائے گا۔ ہر بستی، ہر گاؤں اور ہر شہر میں وہی آواز سنائی دیگی۔ چونکہ زمین گول ہے۔ اس لئے ہر وقت (-) نمازیں ہی ہوتی رہیں گی۔ اس وقت تمہیں کتنی لذت حاصل ہو گی۔ پھر جب تم یہ دیکھو گے۔ کہ جس کلمہ جس دین اور جس آواز پر تم لوگوں کو بلاتے ہو۔ اسی آواز پر بے شمار لوگ بلانے والے ہونگے۔ اور ہر شہر اور ہر بستی سے (توحید) کی آواز آتی ہو گی۔ تمام دنیا میں رسولؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم (-) پر درود بھیجا جائے گا۔ خدا کو برا بھلا کہنے والے نہیں ہوں گے۔ بلکہ اس کی محبت میں چور اور اس کے تعلق سے مسرور نظر آئیں گے۔ یہ خیال جو خوشی اور سرور پیدا کر سکتا ہے۔ وہ اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا۔ (-) باقی سب چھوٹی چھوٹی عیدیں ہیں۔ اور یہ دراصل اس بڑی عید کا نشان اور اس کی یاد دلانے والی ہیں پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے۔ کہ اس عید کے لئے کوشش کریں۔ کیونکہ اس سے زیادہ لذت اور کسی خوشی میں نہیں ہے۔

(خطبات محمود جلد۱ ص21)

عید تمہارے ہاتھ میں ہے

تم لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ آنے والی عید تمہارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ تم جتنی جلدی اسے لانا چاہو۔ لا سکتے ہو۔ اگر تم نے اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعہ اس کے لانے کی کوشش نہ کی۔ تو کوئی اور قوم ہو گی جو اس کو لائے گی۔ مگر اس وقت خوشی اس کے لئے ہو گی۔ نہ کہ تمہارے لئے۔ تمہارے لئے تو وہ دن ماتم کا ہو گا۔ پس تم اس بات کے لئے کوشش کرو۔ کہ آنے والی عید تمہارے لئے عید کا دن ہو۔ اور تمہاری ہی زندگی میں آ جائے۔ وہ دن آئے گا تو ضرور کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ (دین) کا غلبہ ہو گا۔ اور ضرور ہو گا۔ کوئی بڑی سے بڑی حکومت اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اگر ساری دنیا بھی اس کے خلاف کھڑی ہو جائے۔ تو اس طرح مسل دی جائے گی۔ جس طرح تازہ گھاس مسل دی جاتی ہے۔ کیونکہ (دین) کا مقابلہ نہ دنیا کا مال کر سکتا ہے۔ نہ تلوار۔ نہ توپ۔ نہ جہاز۔ کیونکہ (دین) خدا کے ہاتھ کے سہارے کھڑا ہوا ہے۔ اب اس کو کوئی نہیں بٹھا سکتا۔ یہ کھڑا ہی رہے گا اور سوائے شقی ازلی روحوں کے باقی سب اس کی صداقت اور حقانیت کو قبول کر لیں گی۔ اور تمام دنیا میں (دین) ہی (دین) پھیل جائے گا۔ پس جب وہ دن آئے گا۔ تو حقیقی عید اور خوشی ہو گی۔ مگر ان کے لئے جن کے ہاتھوں (دین) پھیلے گا۔ اور افسوس اور ماتم ہو گا ان کے لئے جن کو اس بات کا موقعہ تو دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تم لوگ اس بات کی کوشش کرو کہ جو موقع تمہیں نصیب ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا لو۔ تمہارے سامنے حقیقی خوشی اور جنت ہے کوشش کرو کہ اس کو حاصل کر لو۔ مگر دوزخ بھی تمہارے قریب ہی ہے۔ ذرا پاؤں لڑکھڑایا۔ اور اس میں گر پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ پل صراط کی طرح ہے۔ اگر تم نے کوشش اور ہمت سے کام لیا۔ تو جنت میں داخل ہو گئے۔ اور ذرا بے احتیاطی کی تو دجال کے دوزخ میں گر پڑے۔ پس تم ہوشیار ہو جاؤ۔

(خطبات محمود جلد۱ ص23)

خدا کی عبادت

آج کے دن کا نام اس نام کے علاوہ جو ہفتہ کے دنوں کا ہوتا ہے۔ ایک اور بھی ہے۔ اس دن کو لوگ عید کہتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ہیں۔ جو جانتے ہیں کہ عید کیا ہوتی ہے۔ چھوٹے بچے جو ابھی اماں اور ابا بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ بھی خوش ہیں۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے لوگ خوش ہیں۔ پھر جو ان سے بڑے ہیں۔ وہ بھی خوش ہیں۔ کہ ان کے کپڑے بدلے جا رہے ہیں۔ انہیں نہلایا دھلایا جا رہا ہے۔ ان کو مٹھائیاں دی جاری ہیں۔ اور آج ان کی پہلے دنوں کی نسبت کچھ زیادہ خاطر تواضع ہو رہی ہے۔ پھر وہ بھی خوش ہیں جو سکولوں میں پڑھتے یا کوئی اور کام کرتے ہیں۔ کیونکہ آج انہیں چھٹی ہے بچے خوش ہیں کہ عید جس کی آمد کا وہ کئی دن سے انتظار کر رہے تھے۔ آ گئی ہے۔ مگر اس لئے خوش نہیں کہ وہ عید کو جانتے ہیں۔ بلکہ ان کی خوشی صرف اس لئے ہے کہ انہیں آج پہلے کی نسبت اچھی اور زیادہ چیزیں کھانے کو ملی ہیں۔ کپڑے بدلے گئے ہیں۔ بڑے لڑکے بھی خوش ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ عید کو جانتے ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے ذریعہ مدرسہ سے آزادی ملی ہے۔ بہت لوگوں نے میلے دیکھے ہوتے ہیں۔ وہ عید کو بھی ایک میلہ سمجھ کر خوش ہوتے ہیں۔

نئے کپڑے پہننے اور اجتماع میں جانے سے بہت سے لوگ ہیں۔ جو خوش ہو جاتے ہیں۔ مگر دانا انسان کا کام یہ نہیں کہ وہ ایسی باتوں پر ہی خوش ہو جائے۔ دانا انسان ہمیشہ کسی حکمت کو دیکھتا ہے۔ ایسا انسان جو کسی بات کی حکمت معلوم ہوئے بغیر خوش ہوتا ہے۔ اس کی خوشی بے معنی اور بے حقیقت ہوتی ہے اس کی فرحت و راحت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے بعض دواؤں سے عارضی آرام حاصل کیا جاتا ہے۔ آج کے دن اگر محض یہی باتیں کسی شخص کی خوشی کا موجب ہیں۔ جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو ایک دانا کو تو ناخوش ہونا چاہئے۔ کیونکہ آج اسے پہلے کی نسبت زیادہ خرچ کرنا پڑا ہے۔ پھر اس دن کی خصوصیت نہیں رہتی۔ کیونکہ اس قسم کے سامان اور دنوں میں بھی انسان مہیا کر سکتا ہے۔......

مگر عید کرنے والا اور اس موقعہ پر خوش ہونے والا کیوں خوش ہوتا ہے۔ کیا اس کے کوئی لڑکا پیدا ہوا۔ یا اس کی یا اس کے کسی دوست کی شادی ہوئی۔ یا کسی تجارت میں اس کو نفع عظیم ملا۔ یا اس کی کھیتی میں اچھا غلہ پیدا ہوا۔ یا کسی امتحان میں وہ کامیاب ہوا۔ یا اس کو کوئی درجہ اور عہدہ اور خطاب ملا۔ یا اس کو کہیں سے مال حاصل ہوا۔ یا اس کو اس کے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی۔ ان باتوں میں سے تو کوئی بات بھی عید منانے والے کو حاصل نہیں ہوئی پس جب ان وجوہات میں سے جو بظاہر خوشی کا سبب ہوا کرتی ہیں۔ کوئی وجہ بھی عید پر خوش ہونے والے کے پاس نہیں اور نہ ہی ان کے علاوہ کوئی ایسی وجہ رکھتا ہے جو ان سب سے اعلیٰ ہے تو پھر اس کا خوش ہونا پاگلوں والا فعل ہے۔ عید کے دن خوش ہونے والے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ تمہارے خوش ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اگر وہ صرف اچھے کھانے کھانا۔ نئے کپڑے پہننا ہی بتائیں۔ تو یہ باتیں جیسا کہ میں پہلے بتا آیا ہوں۔ اور ایام میں بھی میسر آ سکتی ہیں۔ ان پر خوش ہونا عقلمندوں کا کام نہیں۔ کیونکہ ایک ایسے کام پر خوشی جو ہر وقت کیا جا سکتا ہے اور جس پر بہت کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ ہوتا ہے۔ دانائی نہیں ہے۔ اس طرح خوش ہونے ولوں پر مجھے ایک بات یاد آگئی۔ حضرت خلیفہ اول کے پاس جب ہم پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن ایک عورت آئی۔ اور اس طرح ہنستے ہنستے کہ گویا اسے کوئی بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے کہنے لگی۔ مولوی صاحب میرا بیٹا طاعون سے مرگیا ہے یہ کہہ کر پھر ہنستی ہوئی چلی گئی۔ دوسرے دن پھر آئی۔ اور ہنستے ہنستے اور اسی طرح بے اختیار ہو کر کہ اس کے منہ سے مارے ہنسی کے لفظ بھی بمشکل نکلتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کو کہنے لگی۔ حضور میرا دوسرا لڑکا بھی مر گیا ہے۔ تیسرے دن پھر آئی اور اسی طرح ہنستے ہوئے کہا۔ مولوی صاحب میرا خاوند بھی مرگیا ہے۔ اس کے ہاں چار موتیں ہوئیں۔ اور اس نے ہر ایک کا حال مولوی صاحب کو ہنس ہنس کر سنایا۔ وہ اس قدر زیادہ ہنستی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ لیکن کیا وہ کسی خوشی کی وجہ سے ہنستی تھی۔ نہیں۔ بلکہ اسے مراق کی بیماری تھی۔ اس کا دل غمگین تھا۔ اور جو واقعات اسے پیش آئے تھے۔ وہ رلانے والے تھے۔ اس لئے اسے رونا چاہیے تھا مگر اسے رونے کی بجائے ہنسی آتی تھی۔ کیا اس کی ظاہری خوشی درحقیقت خوشی تھی۔ نہیں بلکہ وہ خوشی اسے پاگل ظاہر کر رہی تھی۔

میں کہتا ہوں آج خوشی کی کیا بات ہے کہ (احمدی) خوش ہیں۔ اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں دے سکتے کہ آج عید ہے۔ لیکن وہ لوگ جو حقیقتاً شریعت کے مغز کو جانتے ہیں۔ وہ اس کا یہ جواب دینگے۔ کہ آج (احمدی) اپنے خدا کے حضور چونکہ اس بات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ انہوں نے مہینہ بھر اس کے حضور کامل طور پر اپنی عبودیت کا اقرار کیا ہے۔

لیکن جس نے واقعہ میں رمضان میں اپنے اندر کوئی اچھا تغیر پیدا کیا ہے۔ خدا سے صلح کی ہے۔ خدا کی عبادت کی ہے۔ اس کے لئے عید ہے۔ اور وہ جس قدر بھی خوش ہو اس کا حق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں وہ شخص جسے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب ملتا ہے۔ وہ خوش ہوتا ہے اس کے عزیز و اقارب خوش ہوتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ شخص جسے خدا خطاب دیتا ہے جس کو خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے وہ خوش نہ ہو۔ اسے تو بہت زیادہ خوش ہونا چاہئے۔ بہت سی عیدیں منانا چاہئے۔ ہاں جس نے ایک ذرہ بھی قرب حاصل نہیں کیا۔ اس کے لئے عید نہیں جس نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا۔ اس کے لئے بھی عید نہیں۔ اس نے اپنے وقت کو ضائع کیا۔ اپنے مال کو بے وجہ خرچ کیا۔ اس کا عید منانا پاگلوں کا سا کام ہے۔ اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ ایک ماتم کے وقت یہ کہنے والے کی کہ خدا یہ دن پھر لائے۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 26 تا 29)

رمضان کا سبق

(دینی) عیدیں کیا ہیں۔ ایک جانی قربانی کے بعد ہوتی ہے کہ مہینہ بھر تمام حلال چیزوں کو دن میں ترک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے بعد شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ خدایا تیرا شکر ہے کہ ہم تیرے اس حکم کو بجالا سکے۔ دوسری عید مالی قربانی کی ہے۔ اس پر مال قربان کیا جاتا ہے۔ (دین) کسی ایسی عید کا قائل نہیں جس کے ساتھ کچھ قربانی نہ ہو۔ اور وہ قربانی محض خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو۔ (دین) تو عید اسی کو کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں مال و جان جو کچھ بھی ہو قربان کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد خوشی منائی جاوے۔ پس میں اپنی جماعت کے لوگوں کو اسی قربانی کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک چیز کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور کسی چیز کو بھی خدا کے دین کے مقابلہ میں عزیز نہ رکھیں۔ ان کے لئے وہی خوشی کا موقعہ ہوگا۔ جبکہ ان میں یہ طاقت اور ہمت پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ صرف کرنے کے لئے تیار رہیں۔ رمضان کا مہینہ ان کو یہی سبق دینے آیا تھا۔ پس وہ اس سے یہ سبق لیں۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 29)

عید کے معنیٰ

عید کا لفظ اردو، فارسی اور عربی زبان میں خوشی کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہ معنی محاورے کے معنی ہیں۔ درحقیقت عید کا لفظ عود سے نکلا ہے۔ اور عود کے معنی دوبارہ واپس آنے اور بار بار آنے والی چیز کے ہیں۔ خوشی کے لئے یہ لفظ اس وجہ سے استعمال ہوتا ہے۔ کہ خوشی ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے واسطے بار بار آنے کی خواہش ہوتی ہے۔ دکھ، مصیبت اور رنج و غم کوئی نہیں چاہتا کہ آویں اور بار بار آویں۔ کوئی نہیں چاہتا کہ موت، جدائی، نقصان اور گھاٹا آوے۔ بلکہ چاہتے ہیں، کہ لڑکے پیدا ہوں۔ تجارتوں میں فائدے ہوں۔ دوستوں اور عزیزوں کی ملاقاتیں ہوں۔ دشمن سے نجات ہو۔ اسی واسطے محاورے میں خوشی کے لئے ایسا لفظ استعمال کیا گیا۔ جس میں بار بار آنے کے معنے پائے جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 33)

حقیقی عید

پس اگر حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو۔ تو (دین) کی ترقی کے لئے پوری سعی کرو۔ اور (دین) کی ترقی وابستہ ہے۔ (-) اتحاد و اتفاق پر۔ اور اتحاد و اتفاق کبھی پیدا نہیں ہو سکتے جب تک ہر شخص سچے دل سے ہر ایک چیز کو اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو جاوے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جب تک وہ عید جو حقیقی عید ہے قریب لانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اس وقت تک یہ عید بھی ایک کھلونا ہے۔ حقیقی عید نہیں۔ فاخرہ لباس اور خوشبو لگا کر خوش ہو جانا کسی کام کا نہیں۔ جب تک دلوں میں حقیقی خوشی پیدا نہ ہو۔ اور وہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک (دین) کی خدمت نہ کرو۔ اور (دین) کے واسطے سچی قربانی نہ کرو۔

دنیاداروں میں قربانی کی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں ہم میں کچھ بھی نہیں۔ وہ لوگ ایک مدرسہ کھولتے ہیں۔ تو اس کے لئے بیسیوں قربانی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر برخلاف اس کے (دین) کے اہم کاموں کے لئے بھی بہت کم لوگ قربانی کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور کوئی شخص پانچ دس روپے کم لے کر بھی اگر کسی کام کے لئے لگتا ہے تو اس کا احسان سمجھتا ہے۔ اور اس کا احسان جتاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو قربانی کی توفیق دے۔ تاکہ عید ان کے لئے حقیقی خوشی اور سچی عید ہو۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 39)

خدا کا ملنا حقیقی عید ہے

چھٹی کا نام عید نہیں یہ بھی انسان جب چاہے منا سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ عید کوئی ایسی چیز ہے جو انسان کے قبضہ اور اختیار میں نہیں ہے۔ کیونکہ انسان عید کے لئے خواہش کرتا اور دعائیں مانگتا ہے کہ وہ دن آئے۔ تو ثابت ہوا کہ یہ چیزیں عید نہیں بلکہ حقیقی عید کے لئے کچھ نشان ہیں۔ جن سے اس کا پتہ لگتا ہے حقیقی عید وہ ہوتی ہے جس میں دل خوش ہو۔ نہ کہ اچھے اور سفید کپڑے پہننے کو عید کہا جاتا ہے یوں تو مردہ کو بھی سفید کفن پہنایا جاتا ہے مگر کیا اس دن کو کوئی عید کہتا ہے۔ پھر اجتماع کا نام بھی عید نہیں۔ کیونکہ مردہ پر بھی اس کے رشتہ دار اور اس کے دوست آشنا جمع ہوتے ہیں۔ مرنے والے کے وارثوں کے لئے اس کا گھر میں اکیلے چارپائی پر پڑے رہنا زیادہ خوشی کا موجب ہوتا ہے نسبت اس کے کہ اس کے مرنے پر لوگ اس کے ارد گرد جمع ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان کے ہاں ایسا اجتماع نہیں ہوا تھا۔ ان کو خیال تھا کہ یہ ہم میں ہے لیکن اس اجتماع کے بعد معلوم ہو گیا۔ کہ یہ اب دنیا میں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ پھر عمدہ کپڑے پہننا بھی خوشی کی بات نہیں۔ کیونکہ مردہ کا کفن بھی سفید ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ عمدہ کپڑوں کے نیچے ایک غمگین اور افسردہ روتا ہوا دل ہو۔ اسی طرح کھانا بھی وہی اچھا ہوتا ہے جو خوشی کا کھانا ہو۔ اگر خوشی نہیں تو ہر عمدہ سے عمدہ کھانا حلق سے بمشکل اترے گا۔ دکھوں اور آفتوں میں مبتلا دل کے لئے کوئی کھانا عمدہ نہیں۔

لیکن جو شخص خوش و خرم ہو۔ اس کے لئے جنگل کے پتے زیادہ خوشی اور راحت کا باعث ہو سکتے ہیں کیونکہ اس کے دل کو آرام اور سکھ اور طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک میلے کپڑوں والا جس کا دل آرام میں ہے اس عمدہ پوشاک والے کی نسبت جس کے دل میں اطمینان نہیں راحت میں ہوتا ہے۔

تو عید کے معنے دل کی خوشی اور راحت کے ہیں۔ اور جس کا حاصل کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی خواہش سب میں پائی جاتی ہے۔ پس عید کے معنے کپڑے پہننا نہیں۔ یہ تو درحقیقت ایک نشان ہے یا جھوٹی خوشی جیسا کہ جب بچہ کی ماں اس سے جدا ہو جائے۔ تو وہ روتا ہے۔ اور اس کو بہلانے کے لئے اس کے ہاتھ میں کھلونا دیدیتے ہیں جس سے وہ عارضی طور پر بہل جاتا ہے۔ لیکن پھر رونا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح یہ عید چونکہ اصل عید نہیں۔ اس سے عارضی اور آنی طور پر انسان خوش ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر اس کو محسوس ہوتا ہے کہ اصل چیز تو اس کو حاصل نہیں ہوئی۔ پھر لوگ ایک سال کے بعد جمع ہوتے ہیں اور دل بہلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے ایک دن یا ایک گھنٹہ یا چند گھنٹہ کے لئے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان کو افسوس ہوتا ہے۔ دراصل اگر صحیح راستہ پر نہ چلا جائے تو راحت میسر نہیں ہو سکتی۔

(دین) نے تقاضا فطرت کو پورا کرنے کے لئے دو عیدیں رکھی ہیں جو ہمارے ملک میں ایک بڑی اور ایک چھوٹی عید کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ۔ ان دونوں عیدوں میں ایسی عبادتیں لگائی گئی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے انسان خدا کو پالیتا ہے۔ اور چونکہ حقیقی خوشی وہی ہے جس میں خدا مل جائے۔ اور (دین) نے جو عید رکھی ہے اس میں خدا کو پانے کے گر بتائے ہیں۔ اس لئے اس کے واسطے یہ خواہش کرنا بجا ہے کہ یہ دن بار بار لوٹ کر آئے یہ دن ہے جس میں حقیقی راحت کا نشان ہے۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ تم اس راستہ پر چل کر خدا کو دیکھ لوگے اور جب تک وہ دن تم پر نہ آئے کہ تم خدا کو دیکھ لو۔ اس وقت تک تمہارے لئے کوئی عید کا دن نہیں ہو سکتا۔ پس (دین) نے چونکہ ان عیدین کو حقیقی عید کا نشان رکھا ہے۔ اس لئے ان سے ایک حد تک دل کو سچی راحت پہنچی ہے۔ اور ان سے خدا تعالیٰ کے پانے کا پتہ چلتا ہے۔

ہماری عید کیا ہے؟ یہ کہ ہمارا محبوب، ہمارا خدا ہمیں مل جائے۔ جو شخص کوشش کرتا اور محنت برداشت کرتا ہے اس کو اس کا خدا مل جاتا ہے۔ اور پھر ایسا آرام اور ایسی خوشی حاصل ہو جاتی ہے کہ جسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ دیکھو عید الفطر کے لئے (دین) نے ایک ماہ کے روزے فرض قرار دے کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسمانی قربانی ضروری رکھی ہے اور دوسری عید پر انسان ظاہری قربانی کرتا ہے۔ جو کہ اس بہت بڑے انسان کے نمونہ کی یادگار میں ہوتی ہے۔ جس نے خدا کے لئے اپنا بیٹا ذبح کرنا چاہا۔ مگر خدا نے اس کی جگہ جانور ذبح کرا دیا۔ اور آئندہ کے لئے مقرر کر دیا۔ کہ جانوروں کی قربانیاں کی جایا کریں۔ تو اس عید پر بکرے ذبح کرنا دلیل ہوتا ہے اس امر کے لئے کہ اس بندے کو جو قربانی کرتا ہے خدا کے رستہ میں اگر اپنا سر بھی دینا پڑے تو اس میں توقف نہیں کرے گا۔ یہ (دین) کی مقرر کردہ عیدوں کی حقیقت ہے۔ مگر اور لوگوں کی عیدیں اپنے اندر یہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ان میں جو خوشی منائی جاتی ہے وہ راحت بخش خوشی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کی عیدیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ روتے ہوئے بچہ کو ایک کھلونا دے دیا جائے جس سے وہ تھوڑی دیر کے لئے بہل جائے یوں تو (دین) کی عیدیں بھی حقیقی اور اصلی خوشی حاصل کرنے کا نمونہ ہی ہیں۔ لیکن دوسروں کی خوشی کے نمونہ اور ان میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ ان کے میلے اور تہوار محض نمونہ ہی نمونہ ہیں جن کے بعد ان کے لئے حسرت و افسوس ہوتا ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 43)

عید کی اصل غرض

ہماری عید کی یہی غرض ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمیں ہمارا خدا مل جائے۔ اور اس کے ملنے کا یہ طریق ہے کہ اس کے لئے قربانیاں کی جائیں۔ اگر ہم اس غرض کو یاد رکھیں۔ تو ہماری عید عید ہے۔ ورنہ جھوٹے طرز پر خوش ہونا رنج اور دکھ کو اور بڑھا دیتا ہے۔

پس ان کے لئے جو خدا کے عبد ہوں۔ ہر روز عید کا روز ہوتا ہے۔ اور دنیا کی کوئی مصیبت ان پر اثر نہیں ڈال سکتی۔ کیونکہ ان کو دل کا اطمینان حاصل ہوتا ہے لیکن وہ شخص جس کا دل دکھوں اور آفتوں میں گھرا ہوا ہو اور جس کا دل آفتوں کا شکار ہو۔ وہ خواہ اچھے کپڑے پہن لے۔ اچھا کھانا کھا لے۔ اس کے لئے کوئی عید نہیں ہے۔ ان کے مقابلہ میں خدا کے بندے ایک ایسے باغ میں ہوتے ہیں جہاں کوئی آفت اثر نہیں کر سکتی۔ وہ ہر دکھ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور ایسے مصائب جو دنیا کی کمر توڑ دینے والے ہوتے ہیں۔ ان پر کوئی اثر نہیں کرتے۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 45)

عید ملاقات کا نام ہے

تم دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ۔ عید کے مفہوم میں اختلاف نہیں پاؤ گے۔ اور غم کس کو کہتے ہیں۔ اس کو کہ جدائی ہو۔ مل جانے کا نام عید ہے جتنا بڑا ملاپ ہو گا۔ اتنی ہی بڑی عید ہو گی۔ لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک عید ہے مگر محلہ کے لوگوں کی۔ لوگ جمعہ کے دن جمع ہوتے ہیں۔ یہ شہر کے لوگوں کی عید ہے۔ اور عید میں علاقہ کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہ ان کی عید ہے اور حج میں تمام دنیا(-) کی عید ہے (-)۔

اب سوال ہوتا ہے کہ کن سے ملیں۔ اس کو عید ہی کے لفظ سے حل کریں گے۔ اور عید ہی سے پوچھیں گے کہ کن سے ملنا چاہئے۔ تو جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملنا ان سے چاہئے جن سے خوشی ہو۔ اور انہی سے ملنے کا نام عید ہے۔ کیونکہ لوگ لڑائیوں میں ملتے ہیں۔ جتنے جرمنی و فرانس کے میدانوں میں لوگ ملے۔ اتنے پہلے کہاں ملے ہوں گے۔ مگر ان کا ملنا عید نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ملنا وہ عید ہے جو ہمارے لئے مفید ہو۔ پس دنیا کے دستور نے بتا دیا۔ کہ عید وہ ہے جس میں ملاپ ہو۔ اور ملاپ بھی وہ جو مفید ہو۔ گویا عید اس وجود سے ملنے کا نام ہے جس سے ملنے سے راحت ہو۔ اور اس سے جدائی غم ہے ماتم ہے۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 57)

عید کا سبق

حقیقی عید کیا ہوئی۔ یہی کہ خدا سے تعلق ہو جائے۔ اس سے ملاقات ہو جائے پھر کوئی برکت نہیں جو حاصل نہ ہو۔ کوئی راحت نہیں جو میسر نہ آئے۔ بلکہ ایسے شخص کے لئے ہر ایک آن عید ہے۔ پس عید کیا ہے؟ خدا سے ملنا اس لئے عید کے دن سے عبرت حاصل کرو۔ اور خدا سے ملنے کی کوشش کرو۔ ایسی کوشش جو کبھی سست نہ ہو۔ اگر اس کو پالو گے تو کوئی رنج نہیں جو دور نہ ہو جائے۔ اور کوئی راحت نہیں جو میسر نہ آئے۔ جس کو خدا تعالیٰ مل جائے اس کو کوئی موت رنجیدہ نہیں کر سکتی۔ کوئی غصہ دکھ نہیں دے سکتا۔ دیکھو بیوی خاوند جن میں خوب محبت ہو۔ اور پھر کوئی ایسا وقت جبکہ ایک دوسرے کو یقین ہو۔ کہ ہم میں بہت محبت ہے۔ اس وقت اگر خاوند غصہ والی شکل بنائے بھی تو کیا عورت ناراض ہو گی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہنس دے گی۔ اور سمجھے گی کہ یہ بھی پیار ہے۔ پس جس کے ساتھ خدا کو محبت ہو اور جس کا خدا سے تعلق ہو۔ اسے اگر غصہ کی نظر سے بھی دیکھے۔ تو وہ رنجیدہ نہیں ہو گا۔ بلکہ یقین کرے گا کہ یہ غصہ نہیں بلکہ یہ بھی ایک اظہار محبت کا طریق ہے۔ کسی عزیز کی موت اسے غمگین نہیں کر سکتی۔ کوئی لڑائی کوئی فتنہ اور کوئی منصوبہ اس کو غمگین نہیں کر سکتا۔ کوئی بیماری اور کوئی روگ ہو۔ اس کا دل افسردہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر عید چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ سفید کپڑے پہننے اور سیویاں کھانے کا نام عید نہیں ہے۔ بلکہ عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے۔ اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے۔ یہ عید جب آتی ہے تو جاتی نہیں۔ اور اس عید کے دن کی شام نہیں۔ اس کو کوئی زمانہ ہٹا اور ختم نہیں کر سکتا۔ وہ دن ایسا ہے کہ اس کی عید ختم نہیں ہوتی۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا کہ۔ ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

وہ عید نہ اس دنیا میں ختم ہوتی ہے نہ قبر میں ختم ہوتی ہے نہ اگلے جہان میں وہ ختم ہوتی ہے۔ بلکہ اس عید کا دن یہاں چڑھنا شروع ہوتا ہے اور اگلے جہان میں عروج پر ہوتا ہے۔

پس اس عید سے یہ سبق لو۔ جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ دوسری عید جو اس سے چھوٹی ہے مگر ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ سے محبت رکھنے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے بندوں سے محبت کی جائے۔ اور اگر یہ ضروری نہ ہوتا تو بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ماں باپ کے ذریعے سے انسان کو پیدا کرتا۔ یونہی آسمان سے اتار دیتا۔ یا وہ ضرورتیں جو انسان کے لاحق حال ہیں وہ اور ذرائع سے پوری ہو جاتیں۔ مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی ضرورت ہے تو بجائے مرد کے لئے عورت پیدا کرنے کے خدا تعالیٰ کوئی ایسا سامان کرتا۔ جو عورت کی ضرورت ہی مرد کو نہ پڑتی۔ لیکن خدا نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ عورت کو پیدا کیا۔ اولاد دی۔ محلہ دار بنائے۔ خدا کا یہ عمل بتاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آپس میں محبت کریں۔ انسان بچوں سے محبت کرتا ہے۔ بیوی سے محبت کرتا ہے۔ رشتہ داروں سے محبت کرتا ہے۔ کیوں کرتا ہے۔ کیوں خدا نے یوں نہ کیا کہ انسان کا یہ تقاضا بغیر ان کے پورا کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ خدا کے فرشتے نہیں اترے۔ اور اس کے ساتھ جماعت نہیں کراتے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ جس قدر لوگوں کے ہم سے اچھے تعلقات نہ ہوں گے وہ ہم سے نفرت کریں گے اور ہماری عید میں اتنی ہی کمی ہو گی۔ خوشی اسی وقت ہوتی ہے جب اجتماع ہو اور مفید ہو۔ کوئی نہیں جو اجتماع سے ناراض ہوتا ہو۔ کوئی مقرر جب تقریر کرتا ہے اگر اس کی تقریر میں لوگ اٹھ جائیں۔ تو اس کو تکلیف ہو گی اور اگر بڑھ جائیں تو خوشی کا احساس ہو گا۔ پس سوائے مراقی کے کوئی نہیں جس کو اجتماع سے خوشی نہ ہوتی ہو۔

مگر ان سب اجتماعوں سے بڑھ کر وہ اجتماع خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ جو خدا کے ذریعہ ہو۔ وہ حقیقی اجتماع ہے اور اس سے جو خوشی ہو وہ حقیقی خوشی ہے۔ ماں باپ سے انسان علیحدہ ہو سکتا ہے۔ مگر ایک مومن سے مومن جدا نہیں ہو سکتا۔ کیا ایک مومن کا اجتماع آنحضرت ﷺ سے چھوٹ سکتا ہے۔ ممکن ہے بیٹا جہنم میں جائے یا باپ۔ لیکن ایک مومن کا مومن سے وہ رشتہ ہے جو قیامت کو بھی جدا نہ ہو گا۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 58)

روحانی ترقی کے ذرائع

یاد رکھو کہ عید میں روحانی ترقی کے ذرائع ہیں۔ اور اس میں روحانی ترقی کے لئے مشق کرائی جاتی ہے۔ جو لوگ سارے سال میں تہجد نہیں پڑھ سکتے۔ وہ کم از کم رمضان میں تہجد ضرور پڑھتے ہیں اور ان کا رمضان کے ایک مہینہ میں تہجد پڑھنا گواہی ہو جاتا ہے ان کے خلاف کہ تہجد پڑھنا مشکل کام نہیں۔ جو لوگ راتوں کو تہجد کے لئے اس لئے نہیں اٹھتے کہ وہ اٹھ نہیں سکتے۔ اور جو لوگ سردی کی چودہ چودہ گھنٹے کی راتیں بستروں میں گزار دیتے ہیں اور اٹھ کر تہجد نہیں پڑھتے۔ خدا کے مجرم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عمل سے بتا دیا ہے کہ وہ گرمی کی آٹھ آٹھ گھنٹے کی راتوں میں جب مہینہ بھر اٹھتے رہے ہیں تو چودہ گھنٹے کی رات میں کیوں نہیں اٹھ سکتے۔ کیا وہ شخص جو آٹھ گھنٹے کی رات میں سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ اور ساتھ ہی تہجد بھی پڑھتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں پندرہ گھنٹہ کی رات میں نہیں اٹھ سکتا۔ اگر تم نہیں اٹھ سکتے تھے تو آٹھ گھنٹہ کی رات میں کیسے اٹھے۔ پس اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے حضور اقراری مجرم ہو گئے۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ رمضان اور عید سے سبق حاصل کرو۔ میں نے اسی لئے کل ہدایت کی تھی کہ پہلے کی طرح آج کی رات بھی اٹھو تہجد پڑھو اور دعائیں کرو۔ کیونکہ ہمارے بزرگوں کا طریق تھا۔ کہ جب کوئی نیک کام کرتے تھے۔ تو پھر دوبارہ شروع کر دیتے تھے۔ تا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ لوگ عموماً عید کی رات کو زیادہ سوتے ہیں۔ حالانکہ اس رات میں زیادہ جاگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا قاعدہ تھا کہ آپ جب قرآن کریم ختم کرتے۔ تو خاتمہ کے ساتھ پھر سورہ فاتحہ پڑھتے۔ تاکہ قرآن کریم کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے۔ اسی طرح جب رمضان ختم ہو گیا اور شوال شروع ہوا۔ تو میں نے چاہا۔ کہ رمضان کے بعد شوال کے پہلے دن لوگوں کو کھڑا کر دوں۔ تاکہ دوسرا حساب شروع ہو جائے۔ اور نیکی کا سلسلہ ٹوٹ نہ جائے۔ پس چونکہ آپ لوگ رمضان کے تیس دن کے علاوہ ایک دن شوال کا بھی جاگے ہو۔ اور یہ کل 31 دن ہو گئے۔ اب بقیہ گیارہ مہینوں میں رات کو اٹھنا تمہارے لئے کیا مشکل ہے۔ سوائے بیماری کے جس میں نماز کے فرائض بھی جمع کرنے کی اجازت ہے۔ اور کوئی مجبوری نہیں۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 64)

فرض کی ادائیگی

عید کا دن اپنے ظاہری سامانوں سے عید نہیں ہے۔ کپڑوں سے عید نہیں۔ کیونکہ کپڑے ہندو، عیسائی بھی بناتے ہیں۔ کھانوں سے عید نہیں کہ کھانے دوسرے بھی کھا سکتے ہیں۔ مگر اس دن

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2000ء

33ہزار مہمانوں کی شرکت- وسیع انتظامات

جماعت احمدیہ جرمنی کا 25واں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر روحانی برکات اور روایتی جوش و خروش کے ساتھ بمقام مئی مارکیٹ من ہائیم مورخہ 25 تا 27 اگست 2000ء منعقد ہوا۔ جس میں 33 ہزار مہمانان حضرت مسیح موعود نے شرکت کی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت انگلستان سے تشریف لائے اور جلسہ کو رونق بخشی۔ ایک ہزار دو سو سے زائد بیرون از جرمنی مہمانان کرام نے شرکت کی۔ جن میں مختلف ممالک کے وفود اور انفرادی طور پر تشریف لانے والے احباب شامل ہیں۔

امسال جلسہ میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے 6 ہزار سے زائد نومبائعین اور زیر دعوت احباب و خواتین شامل ہوئے۔ ان کے لئے مقام جلسہ میں خصوصی انتظامات کئے گئے۔ اس جلسہ میں پرنس

Alain -Mauric Kodjo Bokpe

بھی شریک ہوئے۔ پرنس Bokpe بینن کے اس بادشاہ کے بیٹے ہیں جن کو حضور اقدس نے گزشتہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر سٹیج پر بلا کر متعارف کرایا اور حضرت مسیح موعود کے زیر استعمال رہنے والے کپڑے کا ایک ٹکڑا بطور تبرک عطا فرمایا۔

جلسہ کا افتتاح پرچم کشائی کے بعد خطبہ جمعہ سے ہوا جو حضور اقدس نے ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر کیا گیا۔ اس طرح دنیا کے کونہ کونہ میں مقیم کروڑہا احمدی اور دیگر احباب اس جلسہ میں شریک ہو گئے۔ حضور اقدس نے خطبہ میں گزشتہ خطبات کے تسلسل میں حضرت مسیح موعود کی درد بھری دعاؤں اور ان کے بابرکت ثمرات کا ایمان افروز ذکر جاری رکھا۔ نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

وقفہ کے بعد اس دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائی۔ اس اجلاس کے مقرر مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی تھے۔ جنہوں نے جرمن زبان میں "خداتعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے ذرائع" (ذاتی تجربات کی روشنی میں) کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس کا رواں ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوتا رہا۔ آپ نے دعاؤں اور ان کی قبولیت کا مختلف حوالوں سے ذکر کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے جرمنی کے احباب کو خاص طور پر توجہ دلائی کہ وہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش پر تعمیر کی جانے والی سو بیوت الذکر کے لئے ہر سال مسلسل قربانی پیش کرتے رہیں۔ مکرم امیر صاحب جرمنی کے بعد مکرم مولانا نصیر احمد قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر الفضل انٹرنیشنل نے "آنحضرت ﷺ بحیثیت حکمران" کے موضوع پر ایک دلنشین خطاب فرمایا۔ آپ نے دور نبوی میں ہونے والے مختلف واقعات بیان کئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز حکومت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔

بعد ازاں حضور کے ساتھ ایک مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ دو گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہنے والی اس مجلس میں حضور اقدس نے احباب جماعت کی طرف سے پیش کیے جانے والے مختلف سوالوں کے پر معارف جواب دیئے۔

دوسرے روز مورخہ 26/ اگست 2000ء کو تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ممتاز جرمن احمدی سکالر مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ تقریر کا موضوع "فریب دجال اور اس سے بچنے کے ذرائع" تھا۔ مکرم ہبش صاحب نے دینی تعلیمات کی روشنی میں وہ طرز حیات اپنانے کی طرف توجہ دلائی جس سے انسان دجال کے فریب سے بچ سکتا ہے۔ اگلی تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کی تھی۔ جس کا موضوع "بیوی بچوں سے حسن سلوک" تھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب دینی تعلیمات سنت نبوی اور سیرت حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت بیان کی اور احباب کو اس حوالہ سے اپنے طرز عمل کو بہتر سے بہتر کرنے کی طرف متوجہ کیا۔

اسی روز اجلاس دوئم (جرمن سیشن) منعقد ہوا۔ جس میں کثرت سے جرمن اور غیر جرمن احمدی اور زیر دعوت احباب نے شرکت کی۔ استقبالیہ خطاب مکرم امیر صاحب جرمنی نے فرمایا۔ جس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی نے تقریر کی۔ بعد ازاں چائے کا وقفہ ہوا۔ شام چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں جرمن احباب نے دینی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کے بارہ میں سوال کئے۔ جس کے حضور اقدس نے بڑی وضاحت سے جواب دیئے۔ مجلس کے شرکاء نہایت توجہ اور انہماک سے حضور اقدس کے شیریں اور وجد آفریں کلمات سنتے رہے اور اس مقدس مجلس میں خود کو موجود پاکر خوش ہوتے رہے۔ یہ بابرکت مجلس شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ 9 بجے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے ساتھ جلسہ کا دوسرا دن تمام ہوا۔

جلسہ کے تیسرے روز اجلاس اول کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ جس کے بعد "سائنس کی ترقی میں مسلمانوں کا کردار" کے موضوع پر مکرم نوید احمد حمید اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری اشاعت نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ مقرر موصوف نے مستند تاریخی حوالوں سے سائنس کی ترقی میں مسلمانوں کا بے مثال اور کلیدی کردار واضح کیا۔ بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب نے "ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج" کے زیر عنوان دعوت الی اللہ کی اہمیت پر اپنے مخصوص پر جوش انداز میں تقریر کی اور احباب جماعت کو اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اس تقریر کے بعد مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے "دین کی ترقی اور ترویج میں بیوت الذکر کا کردار" کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی اور جرمنی میں بیوت الذکر کی تعمیر میں احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ بعد ازاں پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مہمان مقرر مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مولانا موصوف نے حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر دلچسپ واقعات کے حوالوں سے روشنی ڈالی۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی

باقی صفحہ 8 پر

جلسہ سالانہ جرمنی کی غیر معمولی پریس کوریج

کثرت سے دیکھا جانے والا ٹیلیویژن چینل SWR نے بھی جلسہ کی خبر ٹیلی کاسٹ کی

امسال خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ 'جرمنی کے ذرائع ابلاغ سے غیر معمولی طور پر کوریج ہوئی۔ کثرت سے اخبارات و رسائل اور ریڈیو ٹیلیویژن کے نمائندگان مقام جلسہ پر پہنچے۔

مقامی اور علاقائی اخبارات نے جماعت احمدیہ اور بزرگان سلسلہ کے تعارف اور جلسہ کی کارروائی پر مشتمل تفصیلی خبریں جلسہ کے مختلف مناظر کی تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ امسال ایک کثیر الاشاعت پاکستانی اردو اخبار نے بھی جلسہ کے افتتاح اور اختتام کے متعلق خبریں شائع کیں۔

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2000ء)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی میں قیام کے دوران

انفرادی و فیملی ملاقاتوں کی تفصیل

امسال جلسہ سالانہ 2000ء کے بابرکت موقع پر پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت جن احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا اس کی تفصیل درج ہے۔

☆ بیت نور فرینکفرٹ میں 7 مختلف اوقات کی ملاقاتوں میں 388 فیملیز ملاقاتیں اور 10 اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں اور 1946 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ مئی مارکیٹ من ہائیم میں 4 مختلف اوقات کی ملاقاتوں میں 97 فیملیز ملاقاتیں اور 5 اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں اور 386 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ ہمبرگ بیت الرشید میں 4 مختلف اوقات کی ملاقاتوں کے ذریعہ 193 فیملیز اور 4 اجتماعی ملاقاتوں سے 917 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس لحاظ سے امسال جلسہ سالانہ جرمنی 2000ء کے موقع پر کل 3249 خوش نصیبوں نے حضور اقدس سے ملاقات کی۔

☆ الحمدللہ شعبہ ملاقات کے سبھی کارکنان نے اپنی اپنی استعداد کو بروئے کار لاتے ہوئے ملاقات کے پروسس کو کامیاب کرنے کی دن رات کوشش کی۔ نیز ملاقاتوں کے درمیان مورخہ 28- اگست 2000ء کو بیت نور فرینکفرٹ میں 7 بچوں اور 9 بچیوں کی تقریب آمین میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں ہم سب کو یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

(شعبہ ملاقات)

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2000ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرم پہ راضی وہ اپنا حبیب ہوتا ہے
نہ سنگ راہ کوئی بھی رقیب ہوتا ہے
چلو پھر اس کی تمنا کریں دل نومید
وہ ان دنوں میں سنا ہے قریب ہوتا ہے

مبشر احمد محمود

اطلاعات و اعلانات

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 13 دسمبر 2000ء بروز بدھ دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عبداللہ تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح (مرحوم) نائب ناظر بیت المال آمد کا پوتا اور محترم میاں محمد اکرم صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے لئے صحت والی لمبی عمر، نیک اور خادم سلسلہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی سلیم الحق خان صاحب ایڈیشنل ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی اور بیٹے کے بعد مورخہ 2۔ اکتوبر 2000ء دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور نے نومولود کا نام "جاذب احمد" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم شمس الحق خان صاحب آف کوئٹہ حال لاہور کا پوتا اور مکرم ملک حمید احمد صاحب آف ملتان کا نواسہ ہے نومولود کی درازی عمر۔ صحت اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ برادرم مکرم شیخ عبدالمجید صاحب مرکزی سیکرٹری جائیداد و صدر حلقہ ڈیفنس سوسائٹی جماعت احمدیہ کراچی کی اہلیہ محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ بقضائے الٰہی مورخہ 13 دسمبر 2000ء وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی میت مرحومہ کے شوہر محترم شیخ عبدالمجید صاحب، ان کی بیٹی عزیزہ سلمہ طارق صاحبہ اور داماد مکرم محمد طارق سجاد صاحب کراچی سے ربوہ لائے اور 14 دسمبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ محترم چوہدری غلام محمد صاحب (رفیق بانی سلسلہ) سابق مینیجر گرلز ہائی سکول قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ بہت ہی نیک اور مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔

احباب کرام کی خدمت میں مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم خادم حسین خان رند کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم کریم بخش خان صاحب رند ابن مکرم محمد علی خان صاحب رند مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بستی رندان مورخہ 16 دسمبر 2000ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ ان کی عمر 70 سال تھی۔ مرحوم کئی سال تک صدر جماعت کے عہدہ پر فائز رہے اور بستی رندان میں نئی بیت الذکر بنوانے کے لئے بہت جدوجہد اور محنت کی۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 17 دسمبر 2000ء کو مقامی بیت الذکر میں مکرم مبارک احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کروائی۔ نماز جنازہ میں کئی غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 23۔ دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 15 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 سنٹی گریڈ
منگل 26۔ دسمبر غروب آفتاب۔ 5-13
بدھ 27۔ دسمبر طلوع فجر۔ 5-37
بدھ 27۔ دسمبر طلوع آفتاب 7-05

نواز شریف کے بدلے رقم نہیں دی

سعودی عرب نے ان خبروں کی سختی سے تردید کی ہے معزول وزیراعظم نواز شریف کی رہائی کے لئے حکومت پاکستان کو کروڑوں ڈالر ادا کئے گئے ہیں۔ سعودی وزارت اطلاعات نے بتایا کہ نواز شریف کی رہائی صرف انسانی ہمدردی اور اسلام کے اصولوں کے مطابق عمل میں لائی گئی۔ اس حوالے سے گردش کرنے والی اطلاعات من گھڑت اور بے بنیاد ہیں ان میں کوئی صداقت نہیں۔ سعودی حکومت نواز شریف کے حوالے سے محض اپنے انسانی فرض پورا کر رہی ہے یہ رہائی اسلامی اصولوں کے مطابق عمل میں آئی ہے۔ سعودی عرب نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے نظریات پر سودے بازی سے بالاتر ہے۔ نواز شریف کی رہائی کے بارے میں سعودی عرب کے اپیل پر پاکستان کا مثبت طرز عمل دونوں ملکوں کے درمیان تاریخی اسلامی اور گہرے تعلقات کا مظہر ہے۔ سعودی حکومت نے بھی پاکستان اور اس کے عوام کی عظمت کو کم نہیں کیا۔

اسلام آباد مارچ کی کال

پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے تنظیم الاخوان کے امیر اور روحانی سلسلہ اویسیہ کے سربراہ مولانا محمد اکرم اعوان نے منگل 26 دسمبر کی صبح سے اسلام آباد کی طرف مارچ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ منارہ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 29۔ رمضان کو وہ لوگ بھی آ جائیں جنہیں ملازمت۔ نجی مصروفیت اور دوسری وجوہ کے باعث منارہ کے کیمپ میں آنے سے روکا گیا تھا۔ گلے میں قرآن پاک لٹکا کر اور زبانوں پر درود شریف کا ورد کرتے ہوئے روانہ ہوں۔

نواز شریف نے اعجاز الحق کو ملنے سے انکار کر دیا

ایک خبر رساں ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ نواز شریف نے اعجاز الحق کو ملنے سے انکار کر دیا ہے اعجاز الحق نے سعودی عرب کے دورہ کے دوران جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب نواز شریف کے رابطہ افسر کے ذریعہ نواز شریف سے ملاقات کے لئے وقت مانگا مگر معزول وزیراعظم نے انکار کر دیا۔ اعجاز الحق نے پھر ایک سعودی شہزادے کے ذریعے کوشش کی تو نواز شریف نے کہا کہ اعجاز نے میری پیٹھ میں چھرا گھونپا اور بے وفائی کی اس سے مصالحت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

کنٹرول لائن سے واپسی

پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوج کنٹرول لائن سے واپس آنا شروع ہو گئی ہے۔ بھارت نے کہا ہے کہ سرحد کی صورت حال جوں کی توں ہے پاکستانی فوج کی واپسی کی کوئی خبر ابھی نہیں ملی۔

بے نظیر کو اقتدار عوام دیں گے

پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کو اقتدار عوام دیں گے۔ جرنیل نہیں۔ 1988ء میں آئی جے آئی کو بے پناہ دولت دینے کے باوجود جرنیل عوام کی طاقت کو روک نہیں سکے۔ بے نظیر کے خلاف زہر اگل کر جنرل پرویز مشرف نے نفرت کی سیاست کو مزید بھڑکا دیا ہے۔

دس دن انتظار کریں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے مدیران جرائد سے خطاب میں کہا کہ نواز شریف موبائل پر کسی سے رابطہ کرے تو روک نہیں سکتا۔ لیکن 10 دن انتظار کریں۔ پھر پتہ چلے گا کہ نواز شریف سعودی عرب میں کتنا آزاد ہے۔ آپ بھی یہاں ہیں اور میں بھی یہاں ہوں۔

جنرل مشرف کی تقریر کا زور

پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کی تقریر زور "نہ جانے" پر تھا۔ لیکن انہیں جانے کو کون کہہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیا وزیراعظم 50 سالہ پنجابی ہوگا۔

ڈیموں سے پانی کے اخراج میں اضافہ

حکومت نے ڈیموں سے پانی کے اخراج میں اضافہ کر دیا ہے۔ تربیلا اور منگلا میں پانی ایک فٹ کم ہو گیا۔ اخراج میں اضافے سے پن بجلی کی پیداوار میں 300 میگاواٹ کا اضافہ ہو گیا۔ منگلا میں پانی کی سطح 1132 فٹ جبکہ تربیلا میں سطح 1407 فٹ رہ گئی ہے۔

مسئلہ کشمیر حل ہونے والا ہے

امریکہ میں مقیم کشمیری تاجر اور واشنگٹن کے غیر سرکاری نمائندے منصور اعجاز نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہونے والا ہے۔ جنرل مشرف کی بھارت سے تعلقات کے مخالف افراد پر اچھی گرفت ہے۔ چیف ایگزیکٹو اس بات سے

باقی صفحہ 8 پر

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگاہ ہیں کہ موسم سرما میں کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے۔ امن کا عمل شروع ہونا ضروری ہے۔ کشمیری عوام کی سیاسی طاقت اب امن کے لئے اپنا ذہن بنالے۔

مرتضیٰ بھٹو کیس خرچ دو کروڑ نتیجہ صفر

مرتضیٰ بھٹو کے قتل کیس میں اب تک حکومت کے دو کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں مگر ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اس واقعے کو 4 سال گزر چکے ہیں۔ سندھ ہائی کورٹ کو ایک ایسے جج کی تلاش ہے جو مقدمہ کی سماعت سے انکار نہ کرے۔

دہشت گردوں کا نیٹ ورک نہیں توڑ سکے

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے اعتراف کیا ہے کہ ہم دہشت گردوں کا نیٹ ورک مکمل طور پر نہیں توڑ سکے۔ حالیہ گرفتاریوں سے کافی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن ان کا مکمل خاتمہ ٹاپ لیڈرشپ کو پکڑنے سے ہوگا۔

نواز شریف کا دورہ

جلا وطن سابق وزیراعظم نواز شریف عید کے بعد خلیجی ممالک کا دورہ کریں گے وہ مسلم لیگ کے کارکنوں سے ملنے کے علاوہ سربراہان سے بھی ملاقات کریں گے۔

وطن واپسی کا اختیار ایگزیکٹو کمیٹی کو

بے نظیر نے اپنی وطن واپسی کا اختیار اپنی پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کو دے دیا ہے۔ راؤ سکندر خصوصی پیغام لے کر کل واپس آ رہے ہیں۔ دوبئی میں پارٹی اراکین کی اکثریت نے ملک کی سیاسی صورت حال کے باعث بے نظیر کی فوری وطن واپسی کا مطالبہ کیا۔ بے نظیر نے پارٹی اراکین کو اے آر ڈی کے پلیٹ فارم سے حکومت پر بحالی جمہوریت کے لئے تحریک کو موثر بنانے کی بھی ہدایت کی۔

سہ فریقی بات چیت کے لئے سرگرمیاں

مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے سہ فریقی مذاکرات شروع کرنے کا گراؤنڈ ورک شروع کر دیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور اقدس نے رفقاء کرام کے قبول حق اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ روحانی تعلق کے انتہائی دلچسپ واقعات بیان کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آج یہاں پر موجود شرکاء جلسہ کا کسی نہ کسی حوالہ سے رفقاکرام کی اولادوں میں سے ہیں۔ لہٰذا یہ بیان کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپ لوگوں کے پیش نظر رہے کہ آپ کن جانثار بزرگوں کی اولادیں ہیں۔ خطاب کے دوران حضور اقدس نے جماعت احمدیہ جرمنی کے اس جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر احباب کرام کو مبارک باد دی اور اختتامی دعا کرائی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ سالانہ حسب روایت انتہائی کامیاب رہا۔ (الحمدللہ علی ذالک)

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اگست ستمبر 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

چہل پہل ہوتی ہے۔ اگر کھانوں، کپڑوں ہی سے عید ہو۔ تو ہندوؤں، عیسائیوں کے لئے بھی ہو سکتی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے لئے ہے ان کے لئے نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عید کپڑوں اور کھانوں سے نہیں۔ بلکہ کپڑے عید کے لئے ہیں۔ اور کھانے عید کے لئے ہیں۔

پس عید اس لئے بھی نہیں کہ روزے ختم ہو گئے۔ کیونکہ روزے رکھنے کے لئے کوئی جبر بھی نہ تھا۔ پس اس لئے بھی خوشی نہیں کہ ایک بوجھ اتر گیا۔ ہاں عید کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا ایک کام اور فرض تھا ہم نے اس کو پورا کر دیا۔ لڑکا امتحان دینے جاتا ہے۔ پاس ہو جاتا ہے۔ خوش ہوتا ہے۔ شادی ہوتی ہے۔ تو شادی کی غرض اولاد ہے جب اولاد ہو تو انسان خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ عورت مرد کے ملنے کا نتیجہ اولاد ہے۔ پس اگر خوشی ہے تو اس لئے کہ کام کر لیا۔ ورنہ بہت ہیں جنہوں نے کپڑے نہیں بدلے۔ کئی ہیں جنہوں نے کھانے نہیں کھائے۔ اگر عید ہے تو اس کی کہ ہم نے اپنے فرض کو ادا کر لیا۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح ان لوگوں کے لئے خوشی کی جگہ نہیں جو عید مناتے ہیں مگر انہوں نے اپنا مقصد پورا نہیں کیا ہوتا۔ پس عید انہی کی ہے جنہوں نے اپنے فرائض مفوضہ کو پورا کیا۔ چونکہ روزے بھی ایک فرض ہیں۔ اس لئے (-) خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کر دیا۔

(خطبات محمود جلد ۱ ص 74.73)

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs
Available in the shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 759 0106,
Fax: 759 4111, Email: qaddan@brain.net.pk

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس

سلور لنک پرنٹرز

کتب۔ وزٹنگ کارڈ۔ لیٹر پیڈ۔ بروشرز۔ شادی کارڈز۔ کیلنڈرز

کلرفل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود

بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت

ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون/فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

دانت مت نکلوایئے

دانت اکھاڑ پھینکنا' دانت درد کا علاج نہیں' دوائی لگانے اور کھانے سے درد سے آرام آجاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ فون 213218

معیاری ہومیوپیتھک ادویات

جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیوکیمک ادویات' ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک' خالی ڈبیاں اور ڈراپر' پرچون وہول سیل دستیاب ہیں۔

نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی' گولبازار۔ ربوہ

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیچ

جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چٹوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ

فون شوروم چٹوکی 3171-04942 - 214510-04524

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212837

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ

خان نیم پلیٹس

نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

CPL No. 61

عید کے موقعہ پر خصوصی پیشکش

چرغہ	140/=	~~160~~
سٹیم روسٹ	140/=	~~160~~
چکن کڑاہی	140/=	~~166~~
روغنی نان	5/=	~~6~~

لذیذ چرغہ ہاؤس

کالج روڈ ربوہ فون 918

وائٹس کورس

لیکوریا کے مکمل شافی علاج کے لئے وائٹس کورس ہر عمر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے

ہومیو ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر

ہیڈ آفس: زیلاٹ ہومیو فارمیسی احمد نگر ضلع جھنگ فون: 211351-04524

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائی۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net